مسلمان نوجوانوں کا قران فہمی اور اس کے ساتھ روحانی تعلق کا تجزیاتی مطالعہ

Analytical Study of Spiritual Attachment and Understanding level of Quran of Muslim Youth (A Case of Kohat University)

ڈاکٹر قیصر بلال[i] محمد رفعت خان[ii]

Abstract

The main purpose of this study is to investigate the mutual relationship between the sacred Book, Al-Quran and the Muslims in general and particularly the youth in order to seek out the extent of connectivity and affiliation through recitation, understanding and practicing on rulings given to the humanity. The study conducted comprises of respondents irrespective of geographic differences and gender biasness but consideration of the age limit along with selection of specific degree awarding institution which is Kohat University of Science & Technology based on strong grounds for choosing as a sample institute like its location connecting the gateways of three southern districts. The study focal respondents are BS students of different departments of the said University.

It is pertinent to mention that questionnaire is used as a data collection tool for conducting this research work. Data has been collected from 149 respondents of different departments in which 76 students are males and 73 students are females. Statistical tools quantification is used for the analyzing of the data. Data is clearly put into the tables, properly arranged and full filled all the prerequisite steps to get the results.

The study highlight the understanding level of Quran of Muslim youth creating the sense to be get inclination to our sacred book, not only to recite, understand but ought to practice accordingly. The overall impression reveals the fact that said work done is the fair addition to the knowledge with expectation to enhance the sensitivity towards religion and making linkage with Holy Book. It will also help the readers in future.

Key Words: *Al-Quran, Spirituality, Sacred knowledge*

[i] ۔ لیکچرار، ڈیپارٹمنٹ اف اسلامک اینڈ پاکستان سٹڈیز، کوہاٹ یونیورسٹی اف سائنس اینڈ ٹکنالوجی، کوہاٹ

[ii] ۔ ایم فل سکالر، ڈیپارٹمنٹ اف اسلامک اینڈ پاکستان سٹڈیز، کوہاٹ یونیورسٹی اف سائنس اینڈ ٹکنالوجی، کوہاٹ

تمام تعریفیں اس ذات پاک کے لیے سزاوار ہیں، جس نے ساری کائنات کی تخلیق صرف اس لیے کی کہ انسان آرام سے ربوبیت کے تقاضوں کو پورا کرتا ہے اور تعلق مع اللہ کے زینوں پر کاربند سفر رہے۔ انسان کو اللہ تعالی نے اشرف مخلوق پیدا کیا ہے اور اس کی دو اقسام کی ضروریات ہے، جسمانی ضروریات، روحانی ضروریات جسمانی ضروریات انسان کا زمین کے ساتھ وابستہ کیا ہے جبکہ روحانی ضروریات کا انحصار آسمانی تعلیمات پر ہے۔ انسان کی اصل کامیابی کا راز آسمانی تعلیمات پر عمل کرنے میں ہے۔ آسمانی تعلیمات کو سمجھانے کے لیے اللہ نے اس کائنات میں انسانوں کی رہنمائی کے سوالاکھ انبیاء علیہم السلام مبعوث فرمائیں۔ انبیا علیہم السلام پر صحائف اور کتابیں نازل فرمائیں۔ ان میں مشہور آسمانی کتابیں تورات، زبور، انجیل اور قران پاک ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالی کے آخری رسول ہے، اور قرآن پاک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمایا ہے۔ قرآن پاک کو اللہ تعالیٰ نے قیامت تک آنے والے تمام انسانوں کے لیے ہدایت کا سرچشمہ قرار دیا۔ قرآن پاک ایک مسلمان امتی کی زندگی کا مرکز اور اس کا مقصد وحید ہے۔ قرآن پاک پوری انسانیت کے لئے اللہ تعالیٰ کا ایسا انعام ہے جس کا مقابل نہیں ہو سکتا، یہ وہ نسخہ شفاء ہے جس کی تلاوت، جس کا دیکھنا، جس کا سننا سنانا، جسکا سیکھنا سکھانا، جس پر عمل کرنا، اور جس کی کسی بھی حثیت سے نشر واشاعت کی خدمت کرنا دنیا اور آخرت دونوں کی عظیم سعادت ہے۔

قرآنی آیات کی روشنی میں قرآن پاک کی عظمت وفضیلت

تمام تعریفیں اس ذات کے لیے ہیں، جس نے اپنے اشرف مخلوق انسان کی بینائی بڑھانے کے لیے قرآن پاک نازل ن فرمائی اور اس کتاب قرآن پاک میں وہ تمام علوم اور حکمتیں جمع فرمائی جو کہ انسان ن کے لیے روحانی غذا ہے۔ اور قرآن پاک میں اللہ نے ایسے لاتعداد علوم جمع فرمائی جس کا اندزا معلوم کرنا مشکل ہے۔ تورات، زبور اور انجیل بھی آسمانی کتابیں ہیں، لیکن مقام اور مرتبے میں قرآن پاک اعلیٰ مقام پر فائز ہے۔ قرآن پاک کی الفاظ کی شرینی اور انداز بیان بے مثل خوبیوں کا حامل ہے۔ قرآن پاک کی اہمیت اور فضیلت کا قرآن پاک کی آیات کریمہ سے بڑے بہترین انداز سے ہو سکتی ہے۔ قرآن پاک کا تعارف جتنا عمدہ خود قرآن پاک نے کیا ہے اور اس کی عظمت شناسی اور اس کی فضیلت خود اس کے ذریعے جتنا بہتر انداز سے معلوم ہو سکتی ہے، کسی اور ذریعہ سے معلوم ہونا محال ہے۔ کیونکہ قرآن پاک اللہ کا کلام پاک ہے، قرآن پاک خود اپنا تعارف بلیغ انداز میں پیش کرتا ہے۔

سورہ ھود میں اللہ تعالیٰ قرآن پاک کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہے:

" الر كتاب أحكمت آياته ثم فصلت من لدن حكيم خبير "[1]

(الٓرٰ)(یہ) وہ صحیفہ ہے جس کی آیات محکم و مستحکم ہیں، پھر تفصیل سے بیان کی گئی ہیں، بڑے حکمت ودانش والے، بہت خبر دار ذات (اللہ) کی جانب سے

سورۃ الشعراء میں قرآن پاک کا تعارف یوں بیان ہوا ہے:

" وإنه لتنزيل رب العالمين نزل به الروح الأمين على قلبك لتكون من المنذرين بلسان عربي مبين" [2]

(قرآن)رب کائنات کانازل فرمایاہواہے،اسے دیانت دار فرشتے نے (اے محمدؐ) آپ کے دل پر اتاردیاہے کہ آپ مطلع کرنے والے بنو، صاف اور فصیح عربی زبان میں۔

آیت کے تشریح میں الشیخ محمود بن احمد الدوسریؒ لکھتے ہیں:

"اللہ ازواجل نے قرآن پاک نازل فرمانے کی انتساب اپنی جانب صرف اسی آیت میں نہیں کی؛ب اس کے علاوہ پچاس سے بھی زیادہ آیتوں میں کی ہے، قرآن پاک کلام الٰہی ہے، کلام کرنے والے کاحسنِ کمال، کلام کی صداقت کی دلیل ہوتاہے، اسی طرح اس کی بڑائی اور بزرگی کی شان بھی واضح ہوتی ہے؛ کیونکہ اس کو نازل کرنے والا بڑی بزرگی اور عظمتوں والاہے، مزید برآں قرآن کے وقاراس کی قدر ومنزلت اور عظمت ہی کی وجہ سے امت مسلمہ کی شان انچاہوتی ہے"[3]

سورہ یونس میں قرآن پاک کواللہ نے اپنی مہرابانی سے منسوب کیاگیاہے:

قل بفضل الله وبرحمته فبذلك فليفرحوا هو خير مما يجمعون "[4] "

یہ صرف اللہ احسان وکرم اوراس کی نوازش ہے کہ یہ انعام آپ ہی کونصیب ہوئی، پس یہ وہ انعام ہے، جس پر لوگوں کو چاہیے کہ خوشیاں منائیں، جتنی بھی چیزیں دنیا میں لوگ سمیٹتے ہیں، قرآن پاک کی انعام، ان سب سے زیادہ اہم اور قیمتی نعمت ہے۔

ماہ رمضان کو بھی قرآن پاک کی نعمت سے وابستہ کردیاگیا:

شهر رمضان الذي أنزل فيه القرآن هدى للناس وبينات من الهدى والفرقان فمن شهد منكم الشهر فليصمه[5]

ماہ رمضان وہ ہے جس میں قرآن اتاراگیا جولوگوں کو ہدایت کرنے والاہے اور جس میں ہدایت کی حق وباطل کی تمیز کی نشانیاں ہیں تم میں سے جو شخص اس مہینے کو پائےاُسے کے روزے رکھے۔

محترم جناب خرم مرادؒ صاحب مرحوم اس کا تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"قرآن پاک سے زیادہ بڑی کوئی دولت ایسی نہیں ہے، جو خوشی وجشن کی مستحق ہو، اس لیے اللہ تعالیٰ نے ہماری خوشی کے سب سے مبارک مہینے کو قرآن پاک کے ساتھ وابستہ کردیاہے"[6]

قرآن پاک کی عظمت وجامعیت کو سورۃ مائدۃ میں بڑے ہی بلیغ انداز میں پیش کیاگیاہے، جس کو سن کر ایک یہودی نے امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا تھا کہ تمہاری کتاب میں ایک آیت ایسی وارد ہوئی ہے، یہ آیت اگر ہمارے یہاں وارد ہوئی ہوتی تو ہم اس دن کو یوم عید اور خوشی کادن منالیتے، اس بات پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس آیت کے بارے میں دریافت فرمایا، وہ کون سی آیت ہے؟

اس یہودی نے جواب دیاسورہ مائدۃ کی ذیل آیت :

" اليوم أكملت لكم دينكم وأتممت عليكم نعمتي ورضيت لكم الإسلام دينا" [7]

آج میں نے آپ کے دین کو آپ کے لیے مکمل کردیااور اپنی انعام آپ پر ختم کردی اور آپ لوگوں کے لیے اسلام کو بحیثیت دین پسند کیا۔

مولاناامین حسن اصلاحیؒ قرآن پاک کی بڑائی کااعتراف کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

"قرآن پاک کوایک اعلیٰ اور عظیم کلام تسلیم کرکے اس کو سمجھنے کے لیے کوشش کی جائے، اگر دل میں قرآن پاک کی برتری واہمیت نہ ہو تو آدمی اس کے حقیقتیں و معارف کے دریافت کرنے پر وقت صرف نہیں کرسکتا۔"[8]

خلاصہ یہ کہ قرآن پاک رب کریم، احکم الحاکمین کاکلام ہے، سلطان السلاطین کی طرف سے تمام انسانیت کے لیے اور بلخصوص امت محمدیہ کے لیے بڑی عظیم دولت عطاکی گئی ہے، قرآن پاک خالق کائنات کاکلام ہے، قرآن پاک کے ساتھ تعلق رکھنے والہ خالق کائنات سے تعلق رکھنے والہ ہے۔ قرآن پاک چونکہ اللہ کاکلام ہے قرآن پاک کی تعلیم حاصل کرنا، قرآن پاک کی آیات میں غور وغوض کرنا، قرآن پاک پر عمل کرناقرآن پاک کی تعلیم وتعلم کے لیے انتظام کرنا بہت بڑی سعادت ہے۔ قرآن پاک پر جو لوگ ایمان لاتے ہیں قرآن پاک پر عمل کرتے ہیں، اللہ ان کو دنیااور آخرت میں عزت ورفعت سے نوازتے ہیں۔

عظمتِ قرآن پاک اور احادیث مبارکہ

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم قرآن پاک کی عملی نمونہ تھے، قرآن پاک حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر خود نازل ہوا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وساطت سے صحابہ کرام کو اور صحابہ کرامؓ کے وساطت سے ہمیں پہنچا ہے، اور حضورؐ کی تمام کاقوال وافعال وحی غیر متلو ہے۔ اور امت کااس بات پر اجماع ہے کہ حضورؐ سے جو اعمال صادر ہوئے ہیں یاحضورؐ نے کرنے کاحکم دیا ہے وہ اللہ کے منشاکے مطابق ہیں۔ لہذا قرآن پاک کی فضیلت اور وقار خود آپؐ کے زندگی سے اور اس کے اقوال وافعال سے بہت اچھے طریقے سے معلوم ہوتی ہے۔ صحابہ کرام نے حضورؐ کے تمام زندگی کے بارے امت کی رہنمائی کی ہے، حضورؐ کاخود قرآن پاک ساتھ تعلق کس طرح تھا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ۔اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے معمول کے بارے میں روایت کرتے ہے:

كان يعرض على النبي ﷺ القرآن كل عام مرة--- قبض فيه [9]

"جبرائیل علیہ السلام رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہر سال ایک دفعہ قرآن پاک کادورہ کرتے تھے لیکن جس سال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اس میں انہوں نے آپؐ کے ساتھ دومرد فعہ دورہ کیا۔ آپؐ ہر سال دس دن کااعتکاف کیاکرتے تھے لیکن جس سال آپ کی وفات ہوئی اس سال آپ نے بیس دن کا اعتکاف کیا۔

آپؐ نے قرآن پاک کو مسلمانوں کے لیے دنیامیں سب بڑی دولت اور رانعام قرار دی ہے اور اسی طرح ایک موقع پر آپؐ نے فرمایاکہ قرآن پاک کی تلاوت باعث رحمت اور نزول سکینت ہے ارشاد فرمایاہے:

اجتمع قوم في بيت من بيوت الله تعالى--- عنده[10]

آپؐ نے فرمایا: جو بھی قوم (جماعت) اللہ کے گھروں یعنی مساجد میں سے کسی گھر یعنی مسجد میں جمع ہو کر کتاب اللہ کی تلاوت کرتی اور باہم اسے پڑھتی پڑھاتی ہے اس پر سکینت نازل ہوتی ہے، اسے اللہ کی رحمت اپنے گھیرے میں لیتی ہے، فرشتے اسے حصار میں لے لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اس کو اس سے بہتر محفل میں یاد کرتے ہیں، جو اس کے پاس رہنے والے مخلوق کی محفل ہیں یعنی مقربین ملائکہ کی محفل میں۔

ایک اور موقع پر آپؐ نے صحابہ کرامؓ کو قرآن پاک کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے؛ صحیح مسلم میں عقبہ بن عامر رضی اللہ سے روایت ہے:

عن عقبة بن عامر، قال: خرج رسول الله ﷺ ونحن في الصفة--- ومن أعدادهن من الإبل[11]

"حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ آپ گھر سے نکل کر تشریف لائے۔ ہم صفہ (چبوترے) پر موجود تھے، آپ نے فرمایا: تم میں سے کون یہ پسند کرتا ہے کہ روزانہ صبح سویرے بطحان یا عقیق (کی وادی) میں جائے اور وہاں سے بغیر کسی گناہ اور قطع رحمی کے دو بڑے بڑے کوہانوں والی اونٹنیاں لائے؟ ہم نے عرض کی ،اے اللہ کے رسولؐ! ہم سب کو یہ بات پسند ہے آپ نے فرمایا: پھر تم میں سے صبح کوئی شخص مسجد میں کیوں نہیں جاتا کہ وہ اللہ کی کتاب کی دو آیتیں سیکھے یا ان کی قراءت کرے تو یہ اس کے لئے دو اونٹنیوں (کے حصول) سے بہتر ہے اور یہ تین آیات تین اونٹنیوں سے بہتر اور چار آیتیں اس کے لئے چار سے بہتر ہیں اور (آیتوں کی تعداد جو بھی ہو) اونٹوں کی اتنی تعداد سے بہتر ہے۔"

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن پاک کی تلاوت، اس کے معانی کا علم حاصل کرنے، اس پر عمل کرنے اور اس کی تبلیغ کے جو فضائل بیان فرمائے، اور امت کو جس طرح اس کی ترغیب دی، مذکورہ بالا احادیث اس کی صرف چند مثالیں ہے، اور حدیث کے مجموعے اس قسم کی احادیث سے بھرے پڑے ہیں، یہی وجہ ہے کہ امت محمدؐیہ نے قرآن پاک وراس کے علوم کی ایسے ایسے پہلوؤں سے خدمت کی ہے، اور اس کے الفاظ و معانی کو محفوظ رکھنے کے لئے ایسی بے مثال کاوشیں کی ہیں کہ ان کی تفصیلات کو دیکھ کر عقل مبہوت رہ جاتی ہے۔

لیکن اگر ہم مجموعی صورت حال کا جائزہ لے تو مختلف نتائج سامنے آجاتے ہے بعض مقامات پر ایسے قرآن پاک کی خدمت کی نظائر سامنے آجاتے ہے، کہ دنیا میں اس کی مثال ملنا محال ہو جاتا ہے، اور قرآن کریم کے ساتھ مسلمانوں کے تعلق کی صحیح معنوں میں نشاندہی کر رہا ہے، جبکہ بعض ایسے پہلوؤں بھی ہے جس میں کچھ کمزوریاں بھی ہیں، کچھ ایسے گوشے ہے جو کہ قابل توجہ، قابل اصلاح اور قابل رحم ہیں—

اگر تاریخ سے پوچھا جائے کہ قرآن پاک جیسی عظیم دولت کے ہوتے ہوئے یہ امت کیوں روبہ زوال ہے؟ تو تاریخ سے یہ بات معلوم ہوتی ہے۔

" إن الله لا يغير ما بقوم حتى يغيروا ما بأنفسهم " [12]

"اللہ تعالیٰ کسی بھی قوم کی حالت اس وقت تک نہیں بدلتا تب تک کہ وہ خود (اپنے منشاء واختیار سے) اپنے احوال و نفسیات نہ بدل لیں۔"

شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندیؒ نے مالٹا جیل کی تنہائیوں میں جو غور و فکر کر کے اس بیمار قوم کے لیے دوا تجویز کی تھی اے کاش اس قوم نے اگر اس نصیحت پر عمل کیا ہوتا تو شاید آج قوم کے حالات اتنے ناگفتہ بہ نہ ہوتے، مفتی محمد شفیع صاحب شیخ الہندؒ کی ترجمانی کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"میں نے جہاں تک جیل کی تنہائیوں میں اس پر بات غور کیا ہے کہ پوری دنیا میں مسلمان دینی اور دنیاوی ہر حیثیت سے کیوں تباہ ہو رہے ہیں تو اس کے وجوہات معلوم ہوئے، ایک ان کا قرآن پاک کو چھوڑ دینا اور دوسرا مسلمان قوم کے آپس کے اختلافات اور خانہ جنگی، اس لیے میں وہیں سے یہ پختہ عزم لے کر آیا ہوں کہ اپنی باقی پوری زندگی اس کام میں خرچ کر دوں گا کہ قرآن پاک کو لفظاً و معناً عام فہم کیا جائے اور مسلمانوں کے باہمی اختلافات جنگ و جدل کو کسی قیمت پر برداشت نہ کیا جائے"[13]

مفتی محمد شفیعؒ صاحب لکھتے ہیں :

"حضرت نے جو باتیں فرمائیں ہیں، اصل میں وہ دو نہیں ایک ہی ہے۔ اس لیے ہمارے اختلافات میں سختی اس وجہ سے ہوئی کہ ہم نے قرآن پاک کو چھوڑ دیا اس لیے کہ قرآن پاک مرکز تھا اور جب مسلمان اس مرکز سے دور ہوتے چلے گئے تو ایک دوسرے سے بھی دور ہوتے چلے گئے۔"[14]

یہ بلکل عام اور سادہ سی بات ہے اور اس کو ایک عام انسان بھی سمجھتا ہے کہ اگر ہم مسلمان قرآن پاک پر عمل کرتے اور قرآن پاک کو اپنا مشعل راہ بناتے تو آج مسلم امہ کی یہ حالت زار اور خانہ جنگی اس حد تک نہ پہنچتی۔ آج دنیا کی ہر میدان میں مسلمان جو دست نگر ہے اس کی بنیادی وجہ قرآن پاک سے دوری ہے۔ اگر مسلمان اپنے ماضی کی تاریخ پر نظر ڈالے تو اس سے بات معلوم ہوتی ہے کہ مسلمانوں کے بستیوں سے گزرنے والا ضرور یہ محسوس کرتا کہ مسلمانوں کی بستی ہے، اور مسلمانوں کی محلوں میں قرآن پاک کی برکت کی وجہ سے رونق ہو تھی۔ مسلمانوں کے بستیوں سے قرآن پاک کی تلاوت کی صدائیں بلند ہوتی تھی۔ آج کے زمانے کا مسلمان قرآن پاک کے کس طرح وابستہ ہے، کیا آج کا مسلمان قرآن پاک کا تلاوت کرتا ہے، کیا آج کا مسلمان قرآن پاک میں غور و فکر اور تدبر کرتا ہے؟

مقاصد مطالعہ

اس پیپر میں جائزہ لیا جائے گا کہ موجودہ ٹیکنالوجی دور میں مسلمانوں کا قرآن پاک کے ساتھ روایہ کیا ہے، اور مسلمان قرآن پاک کی تلاوت، ترجمہ، تفسیر پر اپنا کتنا وقت صرف کرتا ہے۔ قرآن پاک سیکھنے سکھانے میں مسجد، سکول اور گھر کا کردار کیا ہے، کیا بحثیت مسلمان قرآن پاک کا ناظرہ، ترجمہ و تفسیر سیکھنا سکھانا ضروری سمجھتے ہیں۔ اور مستقبل میں قرآن پاک کے تعلیم حاصل کرنے کا معمولات کس طرح ترتیب دیتے ہے۔

منہج مطالعہ

اس مقصد لے لیے سوالنامے کو کوہاٹ یونیورسٹی کے 149 طلباء میں بغیر کسی خاص ترتیب تقسیم کیا اور طلباء مختلف مضامین پڑنے والے تھے– طلباء میل اور فی میل طلباء شامل ہیں- جس میں 76 مرد اور 73 زنانہ طلباء شامل ہے طلباء کی عمریں 19 سال سے 25 سال کے درمیان ہے۔ معلومات کی تجزیہ سٹیٹیسٹیکلی اور بیانیہ طریقے پر کیا جائے گا-

معلومات کا تجزیہ

معلومات کی تشریح، وضاحت اور اس کی نتائج پر بحث کی جائے گا- معلومات کو ٹیبل کی صورت میں ترتیب دیا گیا ہے، جائزے میں شامل شرکاء کی رائے کو ٹیبل میں تعدد کی صورت میں لکھا گیا ہے- یہ جائزہ اس بنیاد پر منعقد کیا گیا ہے کیا گیا ہے کہ معلوم کیا جائے کہ کوھاٹ یونیورسٹی کی طلباء کا قرآن پاک کے ساتھ تعلق کتنا ہے اور قرآن پاک کی تلاوت کو کتنا وقت دیا جاتا ہے اور قرآن پاک کی تجوید، ترجمہ اور تفسیر کتنے درجے تک جانتے ہے اور بحثیت مسلمان مستقبل میں تجوید، ترجمہ اور تفسیر سیکھنے کا کیا ارادہ ہے، تلاوت قرآن پاک کے لیے کتنا وقت دیا جائے گا-

سوال نمبر 1: کیا آپ قرآن پاک ناظرہ یعنی دیکھ کر پڑھ سکتے ہیں ؟

جدول نمبر 1	آئٹم 1	آپشن	تعدد	پرسنٹیج٪
		ہاں	149	٪100
		نہیں	00	

جدول نمبر 1 کے آئٹم کا تمام شرکاء نے ہاں مین میں جواب دیا ہے کہ وہ قرآن پاک کا ناظرہ یعنی دیکھ کر پڑھ سکتے ہیں- اس جائزے میں شامل کوھاٹ یونیورسٹی کے مختلف مضامین پڑنے والے میل/فی میل طلباء ہے- اس سے یہ نتیجہ معلوم کیا جا سکتا ہے کہ کوھات یونیورسٹی میں جتنے بھی مسلمان طلباء ہے وہ قرآن پاک کو دیکھ کر پڑھ سکتے ہے، یہ ابتدائی تعلق ہے قرآن پاک کے ساتھ مسلمان کا جو کہ نتائج سے معلوم ہوا کہ موجودہ فتنے اور فساد کے زمانے میں پورے پاکستان کے بلعموم اور خیبر پختونخوا کے نوجوان طلباء جس کا تعلق عصری تعلیمی اداروسے ہے، ناظرہ قرآن پاک یعنی دیکھ کر قرآن پاک پڑھ سکتے ہیں- اور عام مسلمان خواہ وہ کسی بھی شعبہ زندگی سے تعلق رکھتے ہو کے بارے ہم یہ رائے قائم کر سکتے ہیں کہ ان میں سے زیادہ مسلمان قرآن پاک دیکھ کر پڑھ سکتے ہیں-

سوال نمبر 2: آپ نے ناظرہ قرآن پاک کہا سیکھا؟

جدول نمبر 2	آئٹم 2	آپشن	تعدد	پرسنٹیج٪
		گھر	37	٪25
		سکول	04	٪03
		مسجد	108	٪72

جدول نمبر 2 میں 149 شرکاء میں سے 37 شرکاء نے یہ آپشن استعمال کیا کہ انھوں نے گھر میں ناظرہ قرآن پاک سیکھا جبکہ صرف 4 شرکاء نے یہ آپشن استعمال کیا کہ انھوں نے سکول میں ناظرہ قرآن پاک سیکھا اور 108 شرکاء نے اس سوال کے ضمن میں مسجد کا آپشن استعمال کیا- تینوں آپشن کا پرسنٹیج 25٪، 03٪ اور 72٪

پرسنٹ ہے۔پس زیادہ تر لوگوں نے مسجد میں قران پاک سیکھا، تو یہاں سے مسجد کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے، کہ مسلم کمیونٹی میں مسجد مسلمانوں کی مذہبی تعلیمات کی تحفظ میں ریڑھ کی ہڈی کی حثیت رکھتا ہے، جبکہ گھر کا آپشن بھی استعمال ہوا ہے، جو کہ بہت کم تعداد میں ہے، اور سکول کا آپشن جو کہ 03٪ پرسنٹ ہے، جو کہ بہت زیادہ کم ریشو ہے یہ دونوں مقامات بھی معاشرے میں اہم ہیں، لیکن اس صورت حال میں ان کے کردار قابل توجہ ہے۔پاکستان ایک اسلامی ملک ہے اور اسلام اسکا مملکتی مذہب ہے اور اس کے آئین میں یہ بات شامل ہے کہ بنیادی اسلامی تعلیم حکومت کی ذمہ داری ہے لیکن اس معلومات سے یہ بات واضح ہوتی کہ حکومت نے یا تو اس کے لیے کوئی پالیسی نہیں بنائی ہے یا اگر پالیسی بنائی ہے تو پھر اس کو عملی طور پر نافذ کرنے میں ناکام ہیں۔اس معلومات سے یہ بات یہ بھی واضح ہوتی ہے کہ مسلمان ایک اسلامی ملک میں اپنے مدد آپ کے تحت اپنی مذہبی علوم حاصل کرنے کے لیے عملی اقدامات کرتے ہیں۔

آئٹم نمبر 3: آپ نے تقریبا کتنی عمر میں ناظرہ قرآن پاک سیکھا؟

جدول نمبر3	آئٹم3	آپشن	تعدد	پرسنٹیج٪
		06سال	04	03٪
		07سال	16	10٪
		08سال	11	07٪
		09سال	11	07٪
		10سال	40	26٪
		11سال	09	06٪
		12سال	29	19٪
		13سال	25	16٪
		14سال	08	05٪
		15سال	03	02٪

جدول نمبر 3 میں شرکاء سے یہ پوچھا گیا ہے کہ کا آپ نے کتنی عمر میں ناظرہ قرآن پاک سیکھا، تو شراکاء نے بل ترتیب جواب دیا کہ 6،7،8،9،10،11،12،13،14،15، سال کی عمر میں قرآن سیکھا، لیکن 09 سال سے لے کر 13 سال تک کے دورانیے میں زیادہ تر طلباء نے ناظرہ پڑا ہے جسکی مجموعی تعداد 114 ہے، جبکہ 10 سال کی عمر میں 40 طلباء نے ناظرہ پڑا ہے۔اس جائزے میں میل/فی میل طلباء شامل ہے جن کی عمریں 19 سال سے لے کر 25 سال کے درمیان ہے، اس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ صوبہ خیبر پختونخوا کے بلعموم جبکہ کوھاٹ ڈویژن کے بل خصوص بچے ابتدائی عمر میں ناظرہ قرآن پاک سیکھتے ہیں۔اور یہ بات بھی واضح ہے کہ ناظرہ قرآن پاک سیکھنا جو کہ ابتدائی تعلق ہے صوبہ خیبر پختونخوا کے بل عموم اور کوھاٹ ڈویژن کے مسلمان اعلیٰ

درجے پر آراستہ ہیں۔مزید یہ کہ مسلمان اپنے بچوں کے ناظرہ پڑانے پر بھر پور توجہ دیتے ہیں اور آئمہ مساجد کا کردار بھی اس مقام پر ناقابل فراموش ہیں،اور سنہرے حروف سے لکھنے کے قابل ہے۔

آئٹم نمبر 4: کیا آپ روزانہ تلاوت کرتے ہیں؟

		آپشن	تعدد	پرسنٹیج ٪
جدول نمبر 4	آئٹم 4	صرف رمضان میں	12	٪8.05
		ہاں	64	٪42.95
		نہیں	08	٪5.4
		کبھی کبھی	65	٪43.62

جدول نمبر 04 کے آئٹم میں چار آپشن ہے کہ آپ رمضان میں تلاوت، روزانہتلاوت، کبھی کبھی تلاوت یا بلکل تلاوت نہیں کرتے ہے،ان میں سے کبھی کبھی کا آپشن زیادہ سلیکٹ ہوا جو کہ 65 مرتبہ ہے،اس کا پرسنٹیج 43.62 ہے۔اور ہاں کا آپشن 64 مرتبہ جس کا پرسنٹیج 42.95 ہے،جبکہ رمضان المبارک کا اپشن 12 مرتبہ جس کا پرسنٹیج 8.05 ہے،اور نہیں کا آپشن 08 مرتبہ جس کا پرسنٹیج 5.4 ہے، ،اس عداد وشمار سے یہ نتیجہ لیا جاسکتا ہے کہ 42.95 پرسنٹ مسلمان قرآن پاک کی تلاوت روزانہ کی بنیاد پر کرتے ہیں، جبکہ 43.62 پرسنٹ مسلمان کبھی کبھی قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہیں اور 8.05 پرسنٹ مسلمان صرف رمضان المبارک میں قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہیں۔ جبکہ 5.4 پرسنٹ ایسے مسلمان بھی ہے جو کہ قرآن پاک کی تلاوت نہیں کرتے،عام مسلمان پر قرآن پاک کا حق ہے کہ وہ روزانہ ایک پارہ قرآن پاک کی تلاوت کریں اور سال میں دو مرتبہ قرآن پاک کی ختم کریں۔اس سوال کا تعلق مسلمان کے ذاتی حثیت سے ہے کہ ناظرہ قرآن پاک پڑا ہے اس کی ذمہ داری بنتی ہے کے وہ قرآن پاک ساتھ تعلق قائم رکھے کیونکہ قرآن پاک کے ساتھ تعلق خالق کے ساتھ تعلق ہے، مذکورہ صورت حال انتہائی قابل غور ہے، کیونکہ بحثیت مسلمان قرآن پاک کے ساتھ تعلق مسلمان کی زندگی کا مقصد ہے، اگر مقصد سے انسان غفلت برتا ہے تو نقصان انسان کا مقدر ہو گا۔

آئٹم نمبر 5: رمضان المبارک کے علاوہ سال میں آپ کتنی مرتبہ قرآن پاک ختم کرتے ہیں؟

		سوال	آپشن	تعدد	پرسنٹیج ٪
		سال	01	79	٪53.02
		میں آپ کتنی مرتبہ	02	26	٪17.45
جدول		قرآن پاک ختم	03	07	٪4.7

نمبر5	آئٹم5	کرتے ہیں؟	04	06	٪4.02
			05	03	٪2.01
			06	03	2.01
			معلوم نہیں	13	٪8.72
			ایک مرتبہ نہیں	03	٪2.01

جدول نمبر5 میں یہ پوچھا گیا ہے کہ وہ رمضان کے علاوہ سال میں کتنی مرتبہ قرآن پاک ختم کرتے ہے، اس سوال کا آئٹم نمبر 4 کے ساتھ برائے راست تعلق ہے، کیونکہ کہ جن مسلمانوں نے آئٹم نمبر 4 میں روزانہ کا آپشن استعمال کیا ہو تو یہ ضروری ہے کہ وہ سال میں زیادہ مرتبہ قرآن پاک ختم کرتے ہونگے، اور جن لوگوں نے کبھی کبھی کا آپشن استعمال کیا ہو تو نسبتا" کم تعداد میں قرآن پاک ختم کرتے ہونگے، اس سوال کے ضمن ایک مرتبہ کا آپشن ذیادہ شراکاء نے منتخب کیا ہے جو کہ 79 مرتبہ 53.02 پرسنٹ ہے، اور دومرتبہ کا آپشن 26 شرآکاء نے منتخب کیا ہے جو کہ 17.45 پرسنٹ ہے اس طرح 3،4،5،6 مرتبہ کا آپشن بہت کم تعداد میں شراکاء نے منتخب کیا ہے جو کہ بل ترتیب 7،6،3،3 مرتبہ قرآن پاک کا ختم کرتے ہیں، جس کا پرسنٹیج 4.7،2.014.02،2.01 ہے۔ جبکہ 13 شراکاہ ایسے ہیں، کہ وہ کہتے ہیں کہ ان کو معلوم نہیں کہ وہ کتنی مرتبہ قرآن پاک کا ختم کرتے ہیں۔ جو کہ 8.72 پرسنٹ ہے اور 3 ایسے مسلمان بھی ہے جو کہتے ہیں کہ وہ پورے سال میں ایک مرتبہ بھی قرآن پاک کا ختم نہیں کرتے جو کہ 2.01 پرسنٹ ہے۔ اس معلومات ہم یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ نوجوان مسلمان طلباء میں سے نصف سے زیادہ طلباء قرآن کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں اور پورے سال میں ایک مرتبہ قرآن پاک کی ختم کرتے ہیں جو کی زیادہ قابل تحسین تو نہیں ہیں، لیکن کسی حد تک حوصلہ آفزہ ہیں۔ اور 17 پرسنٹ ایسے طلباء ہے کہ وہ سال دومرتبہ قرآن پاک کا ختم کرتے ہیں جو کہ قران پاک کا کسی حد تک تلاوت کا حق ادا کرتے ہیں۔ اور بعض مسلمان ایسے ہیں کا وہ سال میں 3 یا 4 مرتبہ قرآن پاک کا ختم کرتے ہیں جو کی قابل تحسین ضرور ہے لیکن ایسے مسلمانوں کی تعداد بہت کم ہے۔

آئٹم نمبر 6: آپ کو قرآن پاک کا کتنا حصہ یا سورتیں یاد ہیں؟

سوالنامے کے اس آئٹم کے ضمن میں 149 شراکاء میں سے تمام شراکاء نے ایک دوسرے سے مختلف جواب دیے ہیں۔ ایسے شراکاء بہت کم ہے جس کا جواب ایک دوسرے سے ملتا ہو پورے شراکاء میں سے صرف ایک شریک ایسا ہے جس نے کہا ہے کہ اس کو پورا قران پاک یاد ہے اور 2 یا 3 شریک ایسے ہیں جو کہتے ہین کہ ان کو تین یا چار پارے یاد ہے۔ باقی اکثر شراکاء نے کہا ہے کہ اس کو 5 سورتیں 8 سورتیں 10 سورتیں 15 سورتیں 20 سورتیں 25 سورتیں یاد ہیں۔

آئٹم نمبر 7: کیا آپ قرآن پاک کو سمجھتے (ترجمہ، تفسیر) ہیں؟

جدول نمبر 7	آئٹم 7	آپشن	تعدد	پرسنٹیج ٪
		ہاں	27	18.12
		نہیں	54	36.24
		تھوڑا بہت	68	45.68

جدول نمبر 7 کے آئٹم 7 میں یہ پوچھا گیا ہے کہ آپ قرآن پاک کو (ترجمہ و تفسیر) کے ساتھ سمجھتے ہیں؟ جائزے میں شامل 149 شراکاء میں سے 27 شراکاء ایسے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ وہ قرآن پاک کو ترجمہ یا تفسیر کے ساتھ سمجھتے ہیں، جس کا پرسنٹیج 18.12 ہے۔ اور 54 شراکاء ایسے ہیں کہ وہ کہتے ہے کے وہ تھوڑا بہت قرآن پاک کو ترجمہ یا تفسیر کے ساتھ سمجھتے ہیں، جس کا پرسنٹیج 36.24 ہے۔ جبکہ 68 ایسے شراکاء بھی ہیں کہ کہتے ہیں کہ وہ قرآن پاک کو ترجمہ یا تفسیر کے ساتھ نہیں سمجھتے ہیں، جس کا پرسنٹیج 45.68 ہے۔

اس معلومات سے یہ نتیجہ معلوم ہوتا ہے کہ زیادہ تر مسلمان قرآن پاک کو ترجمہ و تفسیر کے ساتھ نہیں سمجھتے ہیں۔ اور بہت کم تعداد میں مسلمان ایسے ہیں کہ وہ قرآن پاک کا ترجمہ یا تفسیر کا علم رکھتے ہیں۔

آئٹم نمبر 8: بحثیت مسلمان کیا ہمیں قرآن پاک کو سمجھ کر پڑھنا چاہیے؟

جدول نمبر 8	آئٹم 8	آپشن	تعدد	پرسنٹیج ٪
		ہاں	149	٪100
		نہیں	00	

جدول نمبر 8 کے آئٹم میں یہ پوچھا گیا ہے، بحثیت مسلمان کیا ہمیں قرآن پاک کو سمجھ کر پڑھنا چاہیے؟ جائزے میں شامل تمام شراکاء نے ہاں کا آپشن استعمال کیا ہے کہ بحثیت مسلمان ہمیں قرآن پاک کو سمجھ کر پڑھنا چاہیے۔ بحثیت مسلمان سب اس بات پر متفق ہیں، کہ قرآن پاک کو سمجھ کر پڑھنا مسلمانوں کے لیے انتہائی ضروری ہے، لیکن پھر مسلمان کے لیے کون سے مسائل ہے، کہ اب تک مسلمان اس حوالے سے مطلوبہ حدف حاصل نہ کر سکے۔

آئٹم نمبر 9: مستقبل میں آپ کا قرآن پاک سیکھنے کا کیا ارادہ ہے؟

جدول نمبر 9	آئٹم 8	آپشن	تعدد	پرسنٹیج ٪

		ہاں	149	100٪
		نہیں	00	

جدول نمبر 9 آئٹم میں یہ پوچھا گیا ہے، مستقبل میں آپ کا قرآن پاک سیکھنے کا کیا ارادہ ہے، آئٹم نمبر 9 کا آئٹم نمر 8 کے ساتھ براہ راست تعلق ہے، کہ بحثیت مسلمان سب اس بات پر متفق ہیں کہ سب مسلمانوں کو سمجھ کر قرآن پاک پڑھنا چاہیے ،اس ضمن میں جائزے کے تمام شرکاء نے اس بات کا اعادہ کیا کہ وہ مستقبل میں قرآن پاک کو تجوید، ترجمہ اور تفسیر کے ساتھ قرآن پاک پڑینگے۔اور اس کی ترویج اور تبلیغ کے لیے بھرپور کوشش کرینگے۔

خلاصہ بحث

قرآن پاک اللہ کا کلام ہے اور بحثیت مسلمان ہمارے لیے ہے۔جب یہ بات بطور عقیدہ ہمارے ذہن میں آجاتی ہے تو اس کا لازمی تقاضا یہ ہوتا کہ ہم اپنے لیے اللہ تعالی کے اس پیغام کو سمجھنے کی کوشش کریں۔کسی بھی پیغام کا پہلا حق یہی ہوتا ہے کہ اسے پڑھا جائے، سمجھا جائے اور پیغام بھیجنے والے کے مقصد سے آگاہی حاصل کی جائے۔

ناظرہ قرآن پاک سیکھنا ابتدائی تعلق ہے، جو کہ پاکستانی معاشرے بلعموم اور خصوصا "صوبہ خیبر پختونخوا کے لوگ اور تدریس سے تعلق رکھنے والے ابتدائی تعلق سے آراستہ ہیں۔اور قرآن پاک کی ابتدائی تعلیم پاکستانی معاشرے میں مساجد میں دی جاتی ہے، گھروں اور سکولوں میں قرآن پاک کے تعلیم کے لیے انتظامات کم ہوتے ہیں۔لہذا یہاں پر بحثیت مسلمان گھروں کے سربراہان اور اسلامی حکومت وقت کی کمزوری واضح ہو جاتی ہے کہ قرآن پاک کی تعلیم توجہ دینے میں ناکام ہیں۔اور اوسط "10 سال یا 12 سال کی عمر میں قرآن پاک کا ناظرہ سیکھتے ہیں۔مزید یہ کہ مسلمان اپنے بچوں کے ناظرہ پڑانے پر بھرپور توجہ دیتے ہیں اور آئمہ مساجد کا کردار بھی اس مقام پر ناقابل فراموش ہیں، اور سنہرے حروف سے لکھنے کے قابل ہے۔ 42.95 پرسنٹ مسلمان قرآن پاک کی تلاوت روزانہ کی بنیاد پر کرتے ہیں، جبکہ 43.62 پرسنٹ مسلمان کبھی کبھی قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہیں اور 8.05 پرسنٹ مسلمان صرف رمضان المبارک میں قرآن پاک کی تلاوت کرتے ہیں۔جبکہ 5.4 پرسنٹ ایسے مسلمان بھی ہے جو کہ قرآن کریم کی تلاوت نہیں کرتے، عام مسلمان پر قرآن پاک کا حق ہے کہ وہ روزانہ ایک پارہ قرآن پاک کی تلاوت کریں اور سال میں دو مرتبہ قرآن پاک کی ختم کریں مذکورہ صورت حال انتہائی قابل غور ہے۔اور نوجوان مسلمان طلباء میں سے نصف سے زیادہ طلباء قرآن کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں اور پورے سال میں ایک مرتبہ قرآن پاک کی ختم کرتے ہیں جو کی زیادہ قابل تحسین تو نہیں ہیں، لیکن کسی حد تک حوصلہ آفزہ ہیں۔اور 17 پرسنٹ ایسے طلباء ہے کہ وہ سال دو مرتبہ قرآن پاک کا ختم کرتے ہیں جو کہ قران پاک کا کسی حد تک تلاوت کا حق ادا کرتے ہیں۔اور بعض مسلمان ایسے ہیں کا وہ سال میں 3 یا 4 مرتبہ قرآن پاک کا ختم کرتے ہیں جو کی قابل تحسین ضرور ہے لیکن ایسے مسلمانوں کی تعداد بہت کم ہے۔زیادہ تر مسلمان قرآن پاک کو ترجمہ و تفسیر کے ساتھ نہیں سمجھتے ہیں۔اور بہت کم تعداد میں مسلمان ایسے ہیں کہ وہ قرآن پاک کا ترجمہ یا تفسیر کا علم رکھتے ہیں۔بحثیت مسلمان سب اس بات پر متفق ہیں کہ سب مسلمانوں کو سمجھ کر قرآن پاک پڑھنا چاہیے ،اس ضمن میں جائزے کے تمام شراکاء نے اس بات کا اعادہ کیا کہ وہ مستقبل میں قرآن پاک کو تجوید، ترجمہ اور تفسیر کے ساتھ قرآن پاک پڑینگے۔اور اس کی ترویج اور تبلیغ کے لیے بھرپور کوشش کرینگے۔

تجاویز

1۔ مساجد میں اکثر مسلمان قرآن پاک کی تعلیم حاصل کرتے ہیں اور دن پانچ مرتبہ نماز ادہ کرتے ہیں لہذا مساجد میں ایسے ائمہ کرام کی تعیناتی کی جائے جو قرآ پاک کے علوم جانتا ہو، اور مسجد کا امام ناظرہ قرآن پڑھانے کے ساتھ دن میں کم از کم ایک وقت چند آیات کی ترجمہ اور تفسیر کی کلاس کا بھی اہتمام کرے۔

2۔ حکومت پاکستان کی ذمہ داری بنتی ہے کہ سکولوں میں بھی قرآن پاک پڑھانے انتظامات کرے اور اس کے لیے باقاعدہ عملہ تعینات کریں۔

3۔ ولدین کی بھی ذمہ داری بنتی ہے کہ بحثیت مسلمان اپنے گھروں کے اندر قرآن پاک سیکھنے سکھانے کے لیے قرآن پاک کے کلاسس کے لیے وقت محسوس کرے اور خود اپنے بچوں کے ساتھ بیٹھ کر اس کی نگرانی کرے۔

4۔ مسلمان اگر ہر نماز کے بعد تلاوت کے لیے تھوڑا وقت مخسوس کرے تو پورے سال میں قرآن پاک کو کئی مرتبہ پڑھا جاسکتا ہے۔

حوالہ جات

[1] سورہ ھود آیت نمبر: 1

[2] سورۃالشعراء آیت نمبر: 192 تا 195

[3] ماہنامہ شمس الاسلام، بھیرہ (پاکستان) قرآن نمبر ص ۱۱ جلد ۸۶ ش ۸۔ ۷ (جولائی اگست ۲۰۱۱ء

[4] سورہ یونس آیت نمبر: 58

[5] سورہ البقرہ آیت نمبر: 185

[6] قرآن کا پیغام از خرم مراد مرحوم صاحب ص ۳۰، اسلامک بک فاؤنڈیشن دہلی

[7] سورہ المائدہ آیت نمبر: 3

[8] مبادی تدبر قرآن، از مولانا امین احسن اصلاحی ص ۱۷، فاران فاؤنڈیشن لاہور

[9] امام بخاری، ابو عبداللہ محمد بن اسمعیل، صحیح بخاری، رقم الحدیث (4997)

[10] ابو داود، سلیمان بن اشعب، سنن ابی داؤد، کتاب الفضائل القران، رقم الحدیث (1455)

[11] مسلم بن الحجاج، الجامع الصحیح، کتاب الفضائل القران رقم الحدیث (1873)

[12] سورہ الرعد آیت نمبر: 11

[13] وحدتِ امت از مفتی شفیع صاحب مرحوم ص ۴۰۔ ۳۹

[14] وحدتِ امت از مفتی شفیع صاحب مرحوم ص ۴۰۔ ۳۹